Registered L No. 84.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۶) مطبوعہ ۱۰ فروری ۱۹۰۵ء بروز جمعہ جلد (۳۳)

گلدستۂ اخبار

بپٹسٹ مشنری سوسائٹی کے متعلق ذیل کے صاحبان ولایت سے واپس آگئے ہیں۔ ڈاکٹر ایف۔ وی اور مسز ٹامس ذولکے بعد پلول کو جاتے ہیں۔ پادری آر۔ ایل اور مسز لیسی پوری کو۔ پادری جے۔ جی اور مسز یانگ اور پادری اے۔ ٹی اور مسز ٹاملکنس کنگ اور کلنا کو علی الترتیب جاتے ہیں۔ اور پادری سی۔ اینچ اور مسز ڈیفس کالکا اور کسولی کا چارج لیتے ہیں۔ چینی گورنمنٹ نے امریکن گورنمنٹ کو دوبارہ نیوٹرالٹی جواب بھیجا کہ ہم اپنے فرائض و ذمہ واریوں پر قائم ہیں مگر روس نے بارہا اس کے خلاف ورزی کی ؛ ایم روویٹر جدید وزیر اعظم فرانس نے کہا کہ ہماری پالیسی روس کے ساتھ وہی اتحاد کی ہوگی۔ اسپر حاضرین کے درمیان غل بچ گیا کہ اتحاد روس ناممکن ہے۔ روس رعایا کا قاتل ہے۔ ایسے کے ساتھ اتحاد درست نہیں۔ ٹرنسوال کی ٹرئی کان میں ۳۰۲۲ قیراط وزن کا ہیرا نکلا۔ یہہ سب سے بڑا ہیرا ہے جس کی نظیر دنیا میں نہیں ہے۔ کوئٹہ کی طرف ایسی سخت برف باری ہوئی کہ ہرنائی ریلوے پر ٹرین ۴۸ گھنٹہ تک رکی بند رہی ؛ مڈگارج اور کلاچ کے اسٹیشنوں کے درمیان ٹرین بگڑ گئی مسافران کو سخت درجہ تکلیف ہوئی۔ مدراس میں گذشتہ سال پولیٹکل پنشنوں پر چار لاکھ ۳۳ ہزار روپیہ خرچ ہوا ؛ علیگڈھ کالج نے مسٹر عبداللہ شیروانی ایم اے کو ولایت میں تعلیم پانے جانے کے لئے ۵۰،۳ روپیہ کا وظیفہ دیا ؛ ٹوکیو کی خبر ہے کہ روسی مقام ہیکوتائی پر جاپانیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ ۱۴ ماہ گذشتہ سے جاپانی اسپر قابض ہیں۔ گذشتہ ماہ ۲۵ سے ۲۹ تک جاپانیوں نے میدان جنگ میں بارہ سو روسی لاشیں جمع کیں۔ روسی قبول کرتے ہیں کہ ہمارا نقصان قریب دس ہزار کے تھا ؛ ۲۳ گذشتہ ماہ کو ایک اور دخانی جہاز برٹش کا گرفتار کر لیا۔ روس کی مدد کے لئے جا رہا تھا نام جہاز ولکیفیلڈ ہے۔ یکم فروری کی خبر ہے کہ جنرل نوزدوف کے بیان کے مطابق ۳۰۰ جاپانی تہہ تیغ ہوگئے۔ گذشتہ ماہ کی ۲۵ تا ۲۹ تک جو جنگ ہوئی اسمیں سات ہزار جاپانی اور روسی ۲۳ سے ۲۴ ہزار تک کام آئے۔ مارشل اویامہ خبر دیتا ہے کہ ہم نے سوئیکو، ہیکوتائی، اور شینفیچاو میں ۱۴۰۰ روسی مردے جمع کئے اور انکو بصرف زر کثیر و محنت شدید کے دفن کیا ؛ بحیرہ شمالی کمیشن ٹرالران میں تمام ماہیگیران ہل کی شہادتیں ختم ہوگئی ہیں اور بہ اتفاق شہادت ہوئی کہ ماہی گیر کشتیوں کے ہجوم میں کوئی جاپانی تارپیڈو بوٹ نہ تھا۔ مگر ۱۳ کو کپتان کلاڈو نے شہادت دی کہ تارپیڈو بوٹ موجود تھا۔ یکم فروری کی خبر ہے کہ ۳۱ کو سینٹ پیٹرز برگ کے کلال خانہ میں ایک مفسدانہ میٹنگ منعقد ہوئی پولیس نے دھاوا کیا ایک لڑکی قتل اور چند آدمی زخمی کئے ؛ جالندھر کے قرب و جوار میں پلیگ کا زور ہے۔ روس کے فوجی افسران کی ایک جماعت بسفر سیر کابل میں وارد ہے۔ اس میں سے ایک افسر کابل میں سر بازار بندوق کا نشانہ ہوا اور قاتل فرار ہوگیا۔ اس پارٹی کے افسر نے یہہ خبر زار روس کو خاص طور پر پہنچا دی۔ خبر مشکوک ہے۔ اگر سچ ہے تو خدا جانے اس کا انجام کیا ہوگا۔ شاید روس اور کابل میں جنگ شروع ہو جاوے ؛ جابجا سے برف باری اور یخ بستگی کی خبریں آرہی ہیں۔ امسال پنجاب نے سخت سردی کا منہ دیکھا۔ سو سو برس کی عمر والے شہادت دیتے ہیں کہ ایسی سردی کبھی دیکھی نہیں گئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ جنرل سٹوسل نے پورٹ آرتھر حوالہ کر دینے میں سخت غلطی کی کیونکہ وہاں کی روسی سپاہ کے پاس سامان جنگ اور خوراک بکثرت موجود تھی اور تندرستی بھی خاصی تھی۔ فوج ۲۴ ہزار سے زیادہ تھی۔ جنرل سٹوسل کی تعریفوں میں خلل پڑ گیا ؛ بمبئی پریزیڈنسی میں شکایت ہوئی ہے کہ نل کے پانی میں زندہ مینڈکے اور خزانہ میں سانپ اور گھڑیال دیکھے گئے ؛ ولیعہد کابل کو گورنمنٹ ہند نے دیگر تحائف کے علاوہ ایک لاکھ روپیہ نقد اور اُن کے رفقا کو ۲۱ ہزار روپیہ عطا فرمایا ؛ روسی اخبارات جو فوجی آرگن ہیں اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ بیڑہ بالٹک کو واپس کر لینا چاہئے اور پہلے جنگ خشکی پر اور بعد ازاں تری پر کرنی چاہئے ؛ ایڈمرل روزدوسنوسکی کا بیڑہ زیادہ سے زیادہ آخر اپریل یا شروع مارچ میں منزل مقصود پر پہنچ جائیگا۔ ۱۹ فروری ۱۹۰۵ء کو چاند گرہن ہوگا۔ ۱۱ بجے ۴۲ منٹ ۲۴ سکینڈ سے شروع ہوکر ایک بجے ۲۷ منٹ ۲۸ سکینڈ پر ختم ہوگا کل وقت ۱ گھنٹے ۴۳ منٹ ؛ بریلی میں طاعون کا زور بڑھتا جاتا ہے اس لئے وہاں کا مدرسہ علم الٰہی فروری کے آخر تک بند رہیگا اور یکم مارچ کو کھلے گا ؛ پنجاب میں علاوہ موجودہ نہروں کے اور انہار جاری کرنیکی منظوری ولایت سے آگئی ہے اسمیں آٹھ دس کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔ اور اپر جہلم۔ اپر چناب۔ لوئر باری۔ دوآب کی نہریں شامل ہونگی ؛ جاپانی گورنمنٹ نے حکم نافذ کیا ہے کہ تمام غیر ممالک سے جاپانی فوراً اپنے ملک میں آجاویں اور کوئی غیر ممالک میں نہ رہے۔ تجویز ہے کہ ڈاکخانہ جات میں آئندہ موٹر کار گاڑیاں استعمال کیجاوینگی ؛ تجارتی کانفرنس میں آئندہ ہندوستانیوں کو بھی شریک کیا جاویگا ؛

ایڈیٹوریل نوٹس

کیا انگلستان نے ہند کو شراب خوری سکھلائی

ہے؟ ہمارے ہندوستانی بھائی خصوصاً ہندو مسلمان ہماری مہربان گورنمنٹ انگلشیہ پر اکثر یہہ بہتان لگاتے ہیں کہ انگریزی راج نے ہی ہندوستان کو شراب خوری اور نشہ بازی سکھلائی ہے۔ گویا شراب خوری کی جڑ انگریزی تہذیب اور گورنمنٹ ہے مگر یہہ درست نہیں ہے۔ ہم اس الزام کی تردید میں صرف ایک ہی بڑے لائق فائق ہندو بھائی کی رائے پیش کرتے ہیں۔ کلکتہ ریویو میں مسٹر ایس۔ ایم۔ متر صاحب کہتے ہیں کہ شرابخوری ایک نہ ایک صورت میں برٹش گورنمنٹ سے بہت مدت پہلے ہند میں مروج تھی۔ اور وہ اس بارے میں رگ وید کے حوالے پیش کرتے ہیں۔ سوما درخت سے ایک قسم کی مشہور شراب بنائی جاتی تھی اور اس کا رگ وید میں بسا اوقات ذکر کیا ہے۔ اسکی تندی اور سوما در جوش کا بوضاحت بیان ہوا ہے۔ مسٹر متر صاحب راماین اور مہابھارت سے بھی اقتباس کرتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ قدیم ہندوؤں میں شراب خوری کی علت مروج تھی اور آخر میں یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اب ظاہر ہے کہ نہایت ہی قدیم زمانہ میں ہندو لوگ شراب کشی کیا کرتے اور ہمیشہ پیا کرتے تھے۔ بعض اوقات اُسکی مدحت بھی کیا کرتے تھے اور جب کبھی انکو اس قسم کی ضرورت ہوتی تھی۔ انگلستان نے ہند کو شراب خوری نہیں سکھلائی پس مغربی تہذیب اس علت کی ذمہ وار نہیں ہے۔ ہر ملک کے اصلی باشندوں میں انکی اپنی اپنی ملکی اور خاص قسم کی شرابخوری ہوتی رہی ہے۔ ہند میں ابھی تک تاڑی کا استعمال جو ایک درخت کا رس ہے اور نہایت نشی ہے اس قدیم شرابخوری کی ایک زندہ موجودہ مثال ہے

کیا خرگوش جگالی کرتا ہے؟

احبار ۱۱: ۵-۶ میں خرگوش کی بابت یوں مرقوم ہے کہ خرگوش کہ وہ جگالی کرتا ہے پر اُس کا کھر چرا ہوا نہیں ہے۔ وہ بھی تمہارے لئے ناپاک ہے۔ اہل سائینس اس آیت پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خرگوش جگالی نہیں کرتا اس لئے بائبل سائینس کے برخلاف ہے جس نے یہہ بتلایا کہ خرگوش جگالی کرنیوالا جانور ہے۔ مگر کیا یہہ سائینس کی حقیقی تحقیق کے رو سے درست ثابت ہو سکتا ہے کہ خرگوش جگالی نہیں کرتا؟ ہاں اسائینس نے اس کا جواب موجبہ صورت میں دیدیا ہے۔

تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ ڈنمارک کے ایک ڈاکٹر صاحب نے جس کا نام درگی ہے ان تمام تصنیفات کی نظر ثانی کی جو ارسطاطالیس کے زمانہ سے لیکر اب تک اس مضمون پر شائع ہو چکی ہیں۔ انہوں نے یہہ بتلایا ہے کہ قدیم و جدید ۱۵ اینڈ وہ تصنیفات میں سے آٹھ کا یہہ اقرار ہے کہ خرگوش جگالی کرنے والا ہے مگر ساتھ ہی اس بات کا بھی اقرار کیا کہ ہم اسکو ثابت نہیں کر سکتے۔ چار مصنف کہتے ہیں کہ خرگوش جگالی نہیں کرتا۔ اور تین نے اس مسئلہ کو بغیر حل کئے چھوڑ دیا۔ اس کے بعد وہ دو جدید فرانسیسی عالم علم الحیوانات پروفیسر سونیر اور مسٹر مورٹ کی رائیں پیش کرتا ہے جنہوں نے اس سوال کا پورا پورا حل کر دیا ہے۔ مسٹر مورٹ نے دو خرگوش پالے اور انکو مدت تک اپنے مشاہدہ میں رکھا مگر یہہ جانور کبھی جگالی نہ کرتے تھے جب انکو یہہ معلوم ہو جاتا تھا کہ کوئی دیکھ رہا ہے۔ آخر کار مسٹر مورٹ نے انکو بالکل اندھا کر دیا اور تب کیا نتیجہ نکلا؟ وہ جگالی کرنے لگ پڑے۔ پس صاف صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بائبل کے مصنفوں کو وہ بھید معلوم تھا جسکو سائینس نے کئی ہزار برس کی محنت اور کوشش کے بعد حل کیا۔ مگر ساتھ ہی اس کے یہہ بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے کہ بائبل کے زمانہ میں سائینس ابھی بالکل بچہ ہی تھا اور شاید دودھ پیتا بچہ اور کہ بائبل کے مصنف سائینس سے بالکل ناواقف تھے۔ مگر پھر سوال لازم آتا ہے کہ اگر انکی یہی حالت تھی کہ انکو سائینس کے اسرار کس طرح معلوم ہوئے؟ جواب اس کا یہہ ہے کہ سائینس کے مالک سے یعنی خدا سے انکو یہہ اسرار معلوم ہوئے پس بائبل اور سائینس ایک دوسرے کی ممد و معاون ہیں اور بائبل خدا کا کلام ہے۔

جاپانیوں کے وسوسے

جسطرح ہمارے ہند میں یہہ ایک عام خیال ہے کہ جب سانپ سو برس کا ہو جاتا ہے تو اپنی صورت کو جس شکل میں بدلنا چاہے بدل سکتا ہے اسی طرح بلکہ تمام دنیا کے لوگوں سے بڑھکر جاپانی لوگ خواہ وہ مہذب ہوں خواہ غیر مہذب نہایت ہی وسواسی لوگ ہیں۔ انکا خیال ہے کہ اگر شیر ایک ہزار برس تک زندہ رہے تو قطبی ریچھ کی طرح اپنے آپ کو سفید براق بنا سکتا ہے۔ نیز یہہ کہ ایک قسم کی لومڑی بھی ہے جو اگر پچاس برس تک ایسی حالت میں زندہ رہے کہ شکاری کتے نے اس اثنا میں اُس کا کبھی ایک دفعہ بھی تعاقب نہ کیا ہو تو وہ اپنے آپکو ایک خوبصورت عورت کی شکل میں تبدیل کر سکتی ہے۔ اور اگر یہی لومڑی ایک صدی تک زندہ رہ سکے تو اور زیادہ طاقتیں اُسکو مل جاتی ہیں۔ مثلاً وہ اپنے آپ کو ایک عجیب جادوگر کی شکل میں متبدل کر سکتی ہے اور اگر ایک ہزار برس تک زندہ رہے تو وہ "آسمانی لومڑی" بنجاتی ہے جسکی نو سنہلی دمیں ہوتی ہیں اور اُسکو اسقدر طاقت ہو جاتی ہے کہ اپنی مرضی سے آسمان پر آ جا سکتی ہے۔ جاپانی بیشمار ایسے جانوروں کو بھی مانتے ہیں جو نہایت ہی قوی الجثہ ہیں یا انکی تعداد بیشمار ہے۔ مثلاً ایسے ایسے سانپ ہوتے ہیں جو تین تین سو فیٹ لمبے اور ایسے بڑے ہوتے ہیں کہ ہاتھی کو بھی نگل جا سکتے ہیں۔ ایسے لومڑیاں ہیں جنکی آٹھ ٹانگیں ہوتی ہیں اور بندر جنکے چار کان اور سات دمیں ہوتی ہیں اور دس سر کی مچھلیاں ہیں۔ سچ ہے۔ انسان کی طبیعت عجائب پسند ہے اور خیال اور وہم ایسے ہیں کہ خیال اور حقیقت سے بھی بعید ہیں؛

بنارس میں ڈاکٹر گنیش پرشاد صاحب بھارگو مالک کارخانہ نمک سلیمانی نے تعلیم یافتہ اصحاب کی خاطر محلہ گا کے گھاٹ میں ایک پبلک ریڈنگ روم کھولا ہے اسمیں تمام ہندوستان کے انگریزی ہندی اردو اخبارات منگوائے جاوینگے

سرحد باجوڑ میں بباعث سخت سردی جنگ ملتوی ہے

عہد عتیق میں کفارہ ۔ یہہ مسئلہ مسایل دقیقہ مسیحیہ میں سے ایک ادق اور مشکل مسئلہ ہے جسکو عقل کما حقہ نہ تو سمجھ سکتی اور نہ اُس پر استدلال کرسکتی ہے لیکن جسقدر وہ عمیق و دقیق ہے اُسی قدر وہ ضروری اور لازمی اور قابل تحقیق ہے اور اُس کا ماننا ہر فرد بشر کو واجب اور مفید ہے اور خصوصاً اُنکو جو مسیحی کہلاتا ہے۔ کیونکہ یہہ تعلیم بائبل کی تدبیر نجات انسانی کا جزو اعظم و اصل الاصول ہے۔ ہاں یہہ ایک بڑی وسیع حقیقت ہے جس میں دین عیسوی کی دیگر حقیقتیں ملفوف اور پیچیدہ ہیں۔ اور اصل پوچھو تو بائبل کی جان ہی یہی مسئلہ ہے اور حقیقی مذہب کی ایک غیر منفک نشانی ہے۔ ہمارے بعض مخالفین اِس بات کا انکار کرتے ہیں کہ یہہ مسئلہ اور عمل اور اُسپر ایمان پرانے عہدنامہ میں موجود اور اُسکی تعمیل پر اسمیں تاکید کیگئی ہے خصوصاً ہمارے ہمعصر ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز نے اپنے جنوری کے پرچے میں اِس بات سے قطعی انکار کیا ہے۔ لہٰذا ہم اُنکی خاطر خصوصاً اور تمام ناظرین کی بہبودی اور نجات کے لئے خصوصاً مگر نہایت اختصار سے یہہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ پرانے عہدنامہ کی یہی سب سے اعلیٰ تعلیم ہے جو دیگر تمام تعلیمات کا ذکر ہے۔

اول عہد عتیق میں مسیح کے نجات بخش کام کے بیان کرنے میں علامتہً یہہ الفاظ مستعمل ہوئے ہیں (۱) کفارہ جو اصلی زبان میں کاپھر ہے جس کے ابتدائی معنی ڈھانپنے یا لگانے کے ہیں مثلاً پیدایش ۶ باب ۱۴ آیت میں ہے کہ "تو اپنے لئے گوپھر کی لکڑی کی ایک کشتی بنا اور تو اُس کو اندر باہر رال سے ڈھانپیگا"۔ (ب) کسی ضرر رسیدہ یا ناراض شدہ شخص کو بذریعہ عوض یا نذرانہ راضی کرنا ہے تاکہ اِس کا مورد لطف ہو چنانچہ یعقوب اپنے نوکروں کو کہتا ہے کہ "تم کہیو کہ دیکھ تیرا بندہ یعقوب بھی ہمارے پیچھے ہے کیونکہ اُس نے کہا کہ میں اِس کے چہروں کو کفارہ دونگا" (پیدایش ۳۲: ۲۰) یعنی اُسکو راضی اور اُس کا غصہ اِس نذرانہ سے دور کرونگا۔ سلیمان فرماتا ہے کہ "بادشاہ کا غصہ موت کے فرشتے ہیں لیکن دانا آدمی اُس کا کفارہ کریگا" (امثال ۱۶: ۱۴) یعنی اُسکو دور کریگا۔ (ج) اور اُس کے معنی وہ قربانی یا عوض ہے جو کسی کو راضی کرنے اور اُس سے بابرکت ہونے کے دیا جاتا ہے جیسا لکھا ہے "سو داؤد نے جبعونیوں کو کہا کہ میں تمہارے لئے کیا کروں اور کس چیز سے کفارہ دوں تاکہ تم خدا کی میراث کے لئے برکت چاہو" (۲ سموایل ۲۱: ۳)۔ (د) گناہ کو معاف کرنا اور اُس سے درگذر کرنا "ہمارے گناہوں کا کفارہ تو کریگا یعنی معاف کریگا" (۶۵ زبور ۳ آیت)۔ نیز دیکھو خروج ۳۲: ۳۰۔ یرمیاہ ۱۸: ۲۳۔ حزقی ایل ۱۶: ۶۳۔ (ہ) گنہگار کو سزا یا تکلیف سے بچانا (خروج ۳۰: ۱۵ و ۱۶۔ احبار ۴ باب اور ۱۶ باب)۔ (و) گناہوں کا معاوضہ یعنی ایسی قربانی جسکی بنیاد پر یا جسکے سبب گناہ کی معافی ہوتی ہے "اے خداوند اپنی قوم بنی اسرائیل کا کفارہ کر جنہیں تو نے چھڑایا ہے اور بے گناہی کا لہو اپنی قوم بنی اسرائیل کے ذمہ مت رکھ تب وہ خون انہیں بخشا جائیگا" (استثنا ۲۱: ۸)۔ نیز دیکھو خروج ۲۱: ۳۰۔ ۳۰: ۱۲۔ ۱۶۔ ۲۹: ۳۶۔ ۳۰: ۱۰۔ مقابلہ کرو احبار ۲۳: ۲۷ و ۲۸ وغیرہ۔ (۲) دوسرا مشہور لفظ فدیہ ہے جس کے معنے ہیں فدا یا صدقہ کرنا ہے یعنی کسی کے عوض کچھ دینا اور خصوصاً کسی کی جان کے عوض جان دینا تاکہ اِس شخص کی جگہ لے جان دیگئی جان بچ جاوے جیسا کہ موسیٰ کی توریت میں آدمی کے پہلوٹھے کے لئے مذکور ہے کہ آدمی کے ہر ایک پہلوٹھے کا اپنے بیٹوں میں فدیہ دیجیو یعنی گدہے کے ہر پہلے بچے کا فدیہ برے سے دیجیو (خروج ۱۳: ۱۳) یعنی گدہے کے بچے کے بدلے اور آدمی کے بچے کے عوض برے کو قربان کرنا پھر اُس کے معنے ہیں غلامی اور ماتحتی سے بذریعہ کسی عوض آزاد کرنا جیسا کہ مرقوم ہے "خداوند نے تمہیں محبت رکھی اور اِس قسم کو محفوظ رکھنے سے جو اُس نے تمہارے باپ دادوں سے کی خداوند تمکو زورآور ہاتھ سے نکال لایا اور غلاموں کے گھر سے مصر کے بادشاہ فرعون کے ہاتھ سے چھڑایا" (استثنا ۷: ۸) کیونکہ خداوند نے یعقوب کا فدیہ دیا اور اُسکو اُس ہاتھ سے جو اُس سے زورآور تھا رہائی دی (یرمیاہ ۳۱: ۱۱) یہاں مراد عوضیت کے فعل کے ذریعہ سے ماتحتی سے چھڑانا ہے۔ پھر مصیبت سے عموماً رہائی دینا اور محفوظ رکھنا مطلوب ہے "تب داؤد نے ریکاب کو اور اُس کے بھائی بعنہ کو جو بیروتی رمون کے بیٹے تھے جواب دیا اور انہیں کہا زندہ خداوند کی قسم کہ جس نے میری جان کو ہر ایک غم سے رہائی دی" (۲ سموایل ۴: ۹۔ ۱ سلاطین ۱: ۲۹)۔

ان الفاظ میں عوضیت کا خیال پیچیدہ ہے۔ عوضیت خدا کے فضل کا وہ فعل ہے جس سے وہ اُس شخص کو جو پر خدمت اور فرمانبرداری کا بموجب شرع فرض شدہ انسان نہ دے سکا فرض نہیں یعنی شریعت کا کچھ دعویٰ نہیں اور وہ اِس سے بالکل آزاد ہے کسی دوسرے کے بدلے میں جسپر خدمت اور شریعت الٰہی کی فرمانبرداری سے انحراف اور روگردانی کے فرض کا پھیر دینا یا سزا کا سہہ لینا واجب ہے اِس سزا یا فرض کو سہہ لینے یا ادا کر دینے کے لئے برضا و خوشی اجازت دینا اور اُس کے عمل رضاجوئی کو قبول کر لینا ہے۔

پھر انہیں عوضیت کے فعل کے ذریعہ سے خدا کے عدل کو بذریعہ عدل کے دعووں کو کما حقہ طور پر پورا کرنے کے راضی کردینے کا خیال بھی مشتمل ہے۔ ان الفاظ میں قربان ہونے یعنے جان کے بدلے جان دینا یعنی عوضی کا خون بہانا اور راستبازی مطلوبہ شرع الٰہی کا ادا ہونا مراد ہے جس سے انسان راستباز ہونے اور گناہ و شیطان و غضب الٰہی سے آزاد اور بیخوف ہونے اور ابدی خوشی پانے کا شرعاً مستحق ہوجاتا ہے جسکی تشریح خود خداوند مسیح نے اپنی زبان اقدس سے یوں فرمایا ہے "چنانچہ ابن آدم بھی اِس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے لئے فدیہ میں دے" (متی ۲۰: ۲۸) اور کہ "ہمیں مناسب ہے کہ یونہی سب سے راستبازی پوری کریں" (متی ۳: ۱۵)۔

دویم دوسری بات جو یہاں قابل غور ہے وہ یہہ ہے کہ پرانے عہدنامہ میں علاوہ دیگر نذرانوں اور قربانیوں کے گناہ کے کفارہ کی قربانی ایک خاص قربانی ہے جس سے شخص یا اشخاص کے گناہ معاف اور سزا سے محفوظ اور برکات سماوی سے محفوظ ہوتے ہیں چنانچہ ہیکل کی دائمی قربانیاں یہہ ہوا کرتی تھیں (۱) سوختنی قربانی یعنی روزمرہ کی سوختنی قربانی (خروج ۲۹: ۳۸ سے ۴۲) سبت کے دوگانہ سوختنی قربانی (گنتی ۲۸: ۹ و ۱۰) بڑی بڑی عیدوں کے موقع پر سوختنی قربانیاں (گنتی ۲۸:

(اسے ۲۹: ۹ سے تک) (۲) تیّاؤں کی سوختنی قربانی روزمرہ کے لئے (خروج ۲۹: ۳۸ و ۴۲) تقدس کی نذریاں جو ہر سبت کو دی رکھی جاتی تھیں (احبار ۲۴: ۵ و ۹) سبت اور بڑی بڑی عیدوں کے وقت خاص بیّناؤں کی سوختنی قربانیاں گذرتی (گنتی ۲۸ و ۲۹) اول باب پہلے پھلوں کی قربانی فسح پر (احبار ۲۳: ۱۰ سے ۱۴) عید پنتکوست پر (۲۳: ۱۵ سے ۲۰) کرہی اکٹھیں کی سوختنی قربانی وغیرہ گذرانی گئی (گنتی ۱۰: ۱۰) (احبار ۲۳: ۱۵ سے ۱۶) فسح کی قربانیاں نئے چاند کو (گنتی ۲۸: ۱۱) عید خیمہ گوست خیموں کی عید (زنگوں کی عیدوں) کے وقت دیگئی (۲۹: ۱۲ و ۱۵) (۵) ... کفارہ کے لئے ذبح قوم کے لئے دو بکرے اور خود کاہن کے لئے ایک بیل (احبار ۱۶ باب)۔

ان بیانات سے صاف صاف ظاہر ہے کہ گناہ کے لئے کفارہ اور فدیہ ہوا کرتا تھا بلکہ ہر ایک خاص قانون اور رسم تھا اس کے سوائے ہم پرانے عہد نامہ میں گناہ کے عقوبت کا کوئی اور ذریعہ نہیں پاتے ہیں۔ خدا کی تمام رضامندی لوگوں کے ان رسومات کو بدل وجان اپنے ایمان اور عمل سے عمل میں لانے پر منحصر تھی اور اسی طریق سے وہ ہمیشہ برکات الٰہی سے مستفید ہوتے رہتے تھے۔ بلکہ یہاں تک حکم تھا کہ جو ان رسمیات پر عمل نہ کرے وہ اپنی قوم سے کٹ جاوے۔ دوسرے یہہ کہ ان قربانیوں میں عموماً جانور ذبح ہوتے تھے اور دیگر خشک اشیا بھی نذر کی جاتی تھیں۔ مگر خاص گناہ کے کفارہ کے لئے جانوروں ہی کا سوختنی قربانی کرنا مطلوب تھا۔

سوم انبیا کے زمانہ میں ان قربانیوں کا حل ہوتا ہے اور اسکا مطلب بخوبی منکشف کر دیا جاتا ہے۔ وہاں اس کفارہ کے مسئلہ کو اور زیادہ واضح اور مشرح کر دیا ہے اور ان کے مشار الیہ بطور الہوائیہ اور نشان اور کام دکھلایا گیا ہے۔ چنانچہ یسعیاہ نبی کا ۵۳ واں باب اس اصل قربانی کا پورا پورا حلیہ اور کام پیش کرتا ہے۔ اسمیں سے یہہ فقرہ قابل غور ہے "یقیناً اُس نے ہماری مشقتیں اٹھالیں اور ہمارے غموں کا بوجھ اپنے اوپر چڑھا لیا۔ وہ ہمارے گناہوں کے سبب گھائل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے باعث کچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لئے اُسپر سیاست ہوئی تاکہ اُس کے مار کھانے سے ہم چنگے ہوں۔ میری گروہ کے گناہوں کے سبب اُسپر مار پڑی۔ اُس نے اپنی جان موت کے لئے انڈیل دی اور وہ گنہگاروں کے درمیان شمار کیا گیا اور اُس نے بہتوں کے گناہ اٹھائے اور گنہگاروں کی شفاعت کی۔ پھر دانیل کے ۹: ۲۴ و ۲۶ میں بطور روشن کی طرح اُن قربانیوں کے مشار الیہ کا نام اور کام بتلا رہا ہے۔ بھلا اس سے روشن تعلیم اور کیا ہو سکتی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہو "ستر ہفتے تیرے لوگوں اور تیرے شہر مقدس کے لئے مقرر کئے گئے ہیں تاکہ اس مدت میں شرارت ختم ہو اور خطاکاریاں آخر ہو جاویں اور بدکاری کی بابت کفارہ کیا جاوے اور ابدی راستبازی پیش کیجاوے۔ اور باسٹھ ہفتوں کے بعد مسیح قتل کیا جائیگا پر نہ اپنے لئے۔ پھر ذکریاہ کے ۱۳: ۷ میں مرقوم ہے "اے تلوار تو میرے چرواہے پر اس انسان پر جو میرا ہمسایہ ہے بیدار ہو رب الافواج فرماتا ہے اس چرواہے کو مار کہ گلہ پراگندہ ہو جاوے۔ بطور مشتے نمونہ از خروارے اسقدر ہی کافی ہے۔

چہارم اُن مقامات عہد عتیق کو خداوند مسیح نے خود اور انکے رسولوں نے خداوند مسیح کی قربانی کے حق میں عہد جدید کے درمیان استعمال کیا ہے۔ اور فی الحقیقت اس میں اُن سب باتوں نے تکمیل پائی ہیں۔ اور دانیل نبی کی نبوت کے مطابق تمام قربانی اور ہدیے مسیح کی قربانی سے تکمیل پاکر موقوف ہو گئے کیونکہ جب اصل آگیا تو علامات کی کچھ ضرورت نہیں رہتی۔ جب پیشگوئی کا مرجع آگیا اور تمام کام ظہور میں آگئے تو اب اُس مرجع پر ایمان رکھنا اور اُس کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے۔

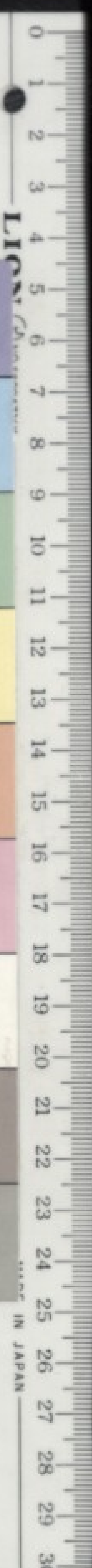
پنجم موسوی قربانیوں کے معنی عبرانیوں کے خط میں بالصراحت بیان کر دیئے گئے ہیں اور یہی کل تعلیم قربانی کی کلید ہے۔ اس خط کا مقصد ہے کہ قربانیوں کا علامتی اور عارضی ہونا ثابت کرے اور یہہ بتلایا گیا ہے کہ اُن کے صرف یہی اصل اور روحانی معنی تھے۔ اور پھر یہہ بتلایا گیا ہے کہ ہمارے خداوند کی تخفیف میں کاہن اور قربانی دونوں امور متحد ہیں۔ اس خط میں کفارہ کا ذکر دو طرح کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ یعنی پہلے یہہ قربانی عوضانہ تھی اور انسان کے گناہ کے لئے ضروری تھی اور اسی میں ہوکر خداوند نے بہتوں کے گناہ اٹھائے تھے۔ اور بلحاظ انسان کے ایمان پانیمیں ہوینکے اشارہ کے وہ اسمیں تن تنہا اپنی قربانی گذرانتا ہے اور اسی میں وہ خدا اور انسان کے درمیان اکیلا اور یکتا درمیانی ہے اور ایسی قربانی سبھوں کے لئے ایک ہی دفعہ کر دیگئی ہے جسکی بار بار گذراننے کی اب ضرورت نہیں رہی۔ اور اسی کی علامت خطا کی قربانی تھی۔ دوسری بات جو اس خط میں ملحوظ خاطر ہے وہ یہہ ہے کہ مسیح خداوند کی قربانی باپ کی مرضی کے مطابق اس کامل فرمانبرداری کی تکمیل تھی جو گناہ آلودہ انسان کا طبعی فرض ہے اور اسمیں مسیح تمام آدمیوں کا موکل ہے اور ہمکو خدا کے ساتھ ملاتا ہے اور کہتا ہے کہ "میری صلیب اٹھاکر میرے پیچھے چلو"

وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کنونشن۔ بنگلور

میں یہہ کنونشن ہندوستانی کل وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کی کل شاخوں کیطرف سے ۲۹ دسمبر ۱۹۰۹ء سے ۲ جنوری ۱۹۱۰ء تک منعقد ہوتی رہی۔ ہندوستان کے قریباً کل حصوں سے اسمیں ڈیلیگیٹ حاضر تھے مثلاً بریلی۔ لاہور۔ آگرہ۔ الہ آباد۔ منصوری وغیرہ سے مگر مدراسیوں کا جمگھٹا بہت تھا۔ علاوہ ازیں سلون۔ برہما۔ کلکتہ۔ چھوٹا ناگپور۔ بمبئی۔ مدراس وغیرہ سے بھی ایلچی موجود تھے۔ اس جلسہ کی کل کارروائی انگریزی میں ہوتی تھی۔ خوراک و رہائش وغیرہ کا انتظام حسب دلخواہ تھا۔

اس جلسہ کی عمارت کے متعلق ایک کمرہ میں نمائش کی نظر سے مختلف وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے افسران و ممبران کی تصویریں اور اخبارات۔ مختلف قسم کی کتابیں اور رسالجات بھی قرینے سے موجود تھے۔ اس جلسہ میں تمام درس اور لکچر بڑی فصاحت اور بلاغت سے ادا کئے گئے۔ اور انکے لفظ بلفظ قلمبند کرنیکے لئے ریپورٹر بھی موجود تھے۔

پہلا درس الہ آباد کے پادری اے۔ ایچ۔ یوانیگ صاحب پی۔ ایچ ڈی۔ ڈی۔ ڈی نے بائیبل کی تلاوت کے متعلق دیا بعد ازاں ایف۔ بی۔ اسمتھ صاحب بہادر نے متوسط درجہ کی ایسوسی ایشنوں میں روحانی کام پر درس دیا اور پھر ڈاکٹر ایچ



ٹمورن صاحب نے نوجوانوں کی آزمائشوں پر۔ پادری سی ڈبلیو۔ اے کلارک صاحب نے برکات پانے کے شرائط پر بشپ ڈبلیو۔ ایف اولدہم صاحب نے وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے منصوبے پر دیئے۔ پھر اور معزز صاحبان نے دیگر مختلف اور دلچسپ مضامین پر لکچر دیئے۔ ان لکچروں سے نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے روحانی فواید اور خوشیاں متکلمین اور سامعین کے اندر پیدا ہوئیں ؛

ہر صبح ۸ بجے دعا کی عبادت ہوتی تھی اور بعدہٗ مختلف مدارج میں بائیبل کی تلاوت کی جاتی تھی۔ پروفیسر سے۔ این فرقوہر وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کلکتہ۔ پادری ایف ڈبلیو ہنٹن اچھ بجے کا تعجد۔ جی۔ ایس آیڈے۔ پادری ایل۔ لارس صاحبان ان مدارج کے استاد اور لیڈر تھے۔ بائیبل کی تعلیم نہایت پاکیزگی اور شستگی اور بلند پروازی سے ہوتی تھی کہ خواہ مخواہ دل اُسکی طرف کھینچ جاتا تھا۔ گیارہ بجے دن کو تین مختلف مقامات میں ہر روز کانفرنسیں ہوا کرتی تھیں۔ یوں وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے کام کے لئے نہایت عمدہ نمونہ اور طریقہ گویا زبان حال سے پیش کیا جارہا تھا۔ اور خاص خاص کاموں پر عمل کرنیکے لئے تقریریں ہوئیں مثلاً لڑکوں کے درمیان کام کس طرح کرنا چاہئے ہندوؤں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہئے۔ وائی۔ ایم۔ سی۔ اے کے متعلق سوشل جلسے۔ عمارت وغیرہ کا تعمیر کرنا۔ ورزش کا انتظام۔ بازار اور محلوں میں منادی کرنا دینی کتابوں اور رسالجات تقسیم کرنے اور سنڈے سکولوں کے کام۔ گوروں کے درمیان کام وغیرہ مضامین کے متعلق بڑی خوش اسلوبی سے تجاویز اور کام کی رپورٹ اور تدابیر پر غور و پرداخت ہوئی۔ اگلی کنونشن تین سال بعد کلکتہ میں فراہم ہوگی ؛

لیڈی کرزن صاحبہ نے صحت کامل حاصل کی ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ سمندر کا سفر اور بھی مفید ہوگا۔ لیڈی موصوفہ ۱۰ فروری کو جہاز عربیا میں سوار ہوکر سنہ کچوں کے عازم ہند ہوکر شروع مارچ میں بمقام اندن ہونگی ؛

نیشنل بینک کی شاخ ملتان میں بھی کھل گئی ہے ؛

مضامین

محبوب خدا ۔ یہ امر تو مخفی نہ رہا کہ خدا ایک باشعور اور خود آگاہ ہستی ہوکر ایسے جذبات دلی اور نیک مرضی کے تقاضوں سے پر ہے جنکو محبت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اور یہ محبت یا جذبات کسی محبوب کے لئے پیدا ہوتے رہتے ہیں تاکہ اپنی ذات کی نیکی اور بھلائی وغیرہ کی نعمتوں کا سلوک اس سے اپنی مثل کرکے دیکھے اور دکھائے۔ اور وہ بھی بلا شرط۔ پر غور طلب بات یہہ ہے کہ خدا کسے پیار کرتا ہے یا خدا کا محبوب کون ہے ؟

زمینی خلقت میں انسان سے بزرگ اور عزیز دیگر کوئی مخلوق متحقق نہیں ہوتا ہے کیونکہ ہر ایک شے سے انسان ہی فائدہ اٹھاتا ہے جس سے ظاہر ہے کہ ہر ایک شے انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ پس جس مخلوق کے لئے خالق حقیقی نے اسقدر آسائش و آرام کا سامان تیار کیا ہے وہ مخلوق خود محبوب حق ہونیکا افتخار رکھتا ہے ؛

ایک وجہ اور ہے جس سے حقیقت مذکور ثابت ہوتی ہے وہ بائیبل کی گواہی ہے کہ "خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا" پیدائش ۱: ۲۷۔ اور یہہ روشنی ہر ایک بشر کے محبوب خدا ہونیکا راہ دکھا رہی ہے اور عمومیت کے لحاظ سے کل نسل انسانی کے محبوب خدا ہونے پر شاہد ہے ؛

خدا کی صورت ۔ یہہ بات بیان طلب ہے۔ کہ خدا نے جس صورت پر انسان کی تولید کی اُس سے کیا مراد ہے ؟ کلام ربانی اس صورت کا خوب بیان کردیتا ہے لکھا ہے ؛

"کہ وہ (مسیح) اندیکھے خدا کی صورت ہے" قلسی ۱: ۱۵ ؛

"تا نہ ہو کہ مسیح جو خدا کی صورت ہے اسکی جلال والی انجیل کی روشنی انپر چمکے" ۲ قرنت ۴: ۴ - "وہ (مسیح) اُس کے جلال کی رونق اور اُس کی ماہیت کا . . . . . ہے" عبرانی ۱: ۳ ؛

اِس صورت کی لیاقت ۔ اور نئی انسانیت کو جو خدا کے موافق راستبازی اور حقیقی پاکیزگی میں پیدا ہوئی افسی ۴: ۲۴ اور نئی انسانیت کو جو معرفت میں اپنے پیدا کرنے والے کی صورت کے موافق نئی بن رہی ہے قلسی ۳: ۱۰ ؛

پس جس صورت و شکل پر خدا نے کل نسل انسانی کو خلق کیا وہ صورت مسیح کی انسانیت ہے۔ جس تصویر میں خدا نے تین رنگ بھرے تھے یعنے راستبازی ؛

حقیقی پاکیزگی ؛

اور کامل عرفان۔ اور یہی تین بیچے محبوب کے وصف ہوسکتے ہیں ؛

محبوب خدا کی بیوفائی ۔ سوائے مسیح اور اسکی انسانیت کے جو خدا کی صورت ہے اور سوائے اُن کے جنہوں نے مسیح کی صورت پر پیدا شدہ انسانیت کو پہن لیا باقی کل نسل انسانی گنہگاری۔ اور ناپاکی۔ اور جہالت کا شکار ہوگئی وہ بستی کیونکر اکیلی بیٹھی ہے جو خلائق سے بھری تھی وہ بیوہ کی مانند ہوگئی وہ جو قوموں کے درمیان بزرگ اور صوبوں کے بیچ ملکہ تھی سو خراج گذار ہوئی وہ رات کو زار زار روتی ہے اور اُس کے آنسو اُس کے رخساروں پر ہیں اُس کے یاروں میں سے (ئے دوستوں میں سے) کوئی نہیں جو اُسکو تسلی دے۔ اُس کے سارے دوستوں نے اُس سے بیوفائی کی وہ اُس کے دشمن ہوگئے یرمیاہ کا نوحہ ۱: ۱-۲ ؛

حزقیل اس بیوفا محبوب کی بیوفائی کا خوب نقشہ اتارتا ہے اور ہر ایک محب حقیقی سے برگشتہ انسانکی برگشتگی کو خوب ننگا کرکے دکھاتا ہے۔ اس جگہ پر ہم بھی ہر ایک بشر کی اخلاقی اور روحانی انسانیت کو بغیر۔

راقم پادری غلام مسیح انبالوی۔

رنگون کے جاپانی فتح پورٹ آرتھر کی خبر سنکر بہت خوش ہوئے چراغان کیا اور بازاروں میں شہنشاہ کی عمر درازی کے نعرے لگاتے ہوئے گذرے ؛

خداوند مسیح کے جی اُٹھنے کا ثبوت

(۹) واقعات متعلقہ سے ثبوت ۔ (ج) مسیح کے مصلوب ہونے پر اُس کے شاگرد چھوڑ کر اُسے بھاگ گئے تھے ۔ اور مایوس اور ناامید ہو بیٹھے تھے۔ شاگردوں کے خیال میں اُنکے اُستاد کا مصلوب ہو کر قبر میں دفن ہونا اُنکی کل آیندہ امیدوں کا دفن ہو جانا تھا ۔ پس اگر شاگردوں نے اپنے خداوند و نجات دہندہ کو پھر قبر سے زندہ ہوئے نہ دیکھا ہوتا ۔ تو اُنہیں مذکورہ بالا ہمت و دلیری و سرگرمی کہاں سے اور کیونکر پیدا ہو گئی ۔ یعنی وہ شاگرد جو اپنے اُستاد کے مصلوب ہوتے وقت چھوڑ کر بھاگ گئے اب کیونکر انجیل کی خوشخبری سُنائی اور دور و دراز ملکوں میں دورہ کر کے اپنی جان و مال کی مطلق پرواہ نہ کرتے تھے اگر مسیح نے زندہ ہو کر پھر اُنکی مردہ امید دن کو زندہ نہیں کر دیا تھا ۔ یہہ بھی یاد رہے کہ ایسے شخص خود فریب خوردہ نہیں ہو سکتے اور یہہ بھی ممکن نہیں کہ وہ اوروں کو دھوکا دینے کی غرض سے مسیح مصلوب اور زندہ مسیح کی خبر سُنا سکتے تھے ۔ کیا کوئی اوروں کو دھوکا دینے کی غرض سے اپنی جان خطرہ میں ڈالیگا یا اُسے نثار و قربان کر دیگا ؟

(د) اگر مسیح جی نہیں اُٹھا تھا تو یہودی مسیح کی لاش کو قبر سے نکال کر حواریوں اور مسیحی کلیسیا کا منہہ بند کر دیتی ۔ اور اگر لاش قبر میں موجود ہوتی اور مسیح زندہ ہو کر شاگردوں کو نظر نہ آیا ہوتا ۔ تو شاگرد ایسے بڑے فریب دینے کی جرأت خاص یروشلم میں کیونکر کر سکتے تھے کہ مسیح زندہ ہوا ہے جہاں اُسکی لاش دفن کی ہوئی قبر میں مردہ پڑی ہوئی تھی ۔ یہہ قیاس نہیں ہو سکتا کہ اُنکو اتنی سمجھ نہیں تھی کہ اُنکا یہہ فریب آسانی سے فاش نہیں ہو سکتا تھا اگر مسیح زندہ نہ ہوا ہوتا ؟

(ہ) اُس زمانہ کے لوگوں کا مسیح کے جی اُٹھنے کی شہادت کو سُنکر اِس امر میں سکوت اختیار کرنا اور اُسکے جی اُٹھنے کی مخالفت نہ کرنا ۔ اُس زمانہ کی تصنیفات اور مباحثہ مسیحیوں اور غیر مسیحیوں کی بعض اب تک موجود ہیں پر مخالفوں کی تصنیفات میں راقم کے علم میں کسی نے اُس کے جی اُٹھنے پر حملہ نہیں کیا ؟

(۹) اُس زمانے سے آج تک کلیسیا میں مسیح کی موت اور جی اُٹھنے کے یادگار کا قائم کیا جانا ۔ یعنی گڈ فرائیڈے ۔ اور ایسٹر ڈے ؟

(۱۰) ساؤل کا مسیحی ہو جانا ۔ یہہ وہی ساؤل ہے جو مسیحیوں کے ستانے میں بہت ہی سرگرم تھا ۔ اور سرداروں کا ہنوں سے پروانہ لیکر دمشق کو جا رہا تھا کہ وہاں کے مسیحیوں کو قتل کرے ۔ پر جب وہ راہ میں تھا اُس کے چوگرد نور چمکا اور خداوند مسیح نے اپنے کو اُسپر ظاہر کر کے یوں فرمایا کہ اے ساؤل ۔ اے ساؤل ۔ پینی کی کیل پر لات مارنا تیرے لئے مشکل ہے ۔ سو وہ اُسی دم سے خداوند مسیح پر ایمان لایا اور دمشق میں پہنچکر بپتسمہ لیا ۔ اگر خداوند مسیح زندہ نہ ہوا ہوتا تو پولوس پر ظاہر کیونکر ہوتا ۔ اور اگر ظاہر نہ ہوا ہوتا تو وہ سخت مخالف مسیحی کیونکر بن گیا ۔ اور زیادہ حیرت یہہ ہوگی کہ اُس نے مسیح کی خاطر سخت مصیبتیں اور اذیتیں اور سختیاں کیونکر اُٹھائیں ۔ کیا مُردہ مسیح کے لئے اور کیا مُردہ مسیح میں یہہ قدرت ہو سکتی تھی کہ وہ پولوس کی زندگی کو تبدیل کر کے اپنی خدمت کے لئے ہر طرح کی مسیحی خوبیاں عطا کرسکے ؟ ناظرین میری التماس یہہ ہے کہ آپ خود ہی تکلیف گوارا کر کے پولوس ہی کے منہہ سے خود اُنکا بیان سُنیں جو اُنہوں نے خداوند مسیح کی خاطر مصائب اور تکلیفیں گوارا کیں اور پھر انصاف کریں کہ کیا مردہ مسیح کی یہہ قدرت ہو سکتی ہے کہ اُسکی خاطر پولوس جیسا عالم الیاد کھہ اُٹھا دے ۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں ۔ ۲ قرنتی ۱۱ باب ۲۳ - ۲۸ کیا وہ مسیح کے خادم ہیں میں نادانی سے کہتا ہوں ۔ زیادہ تر ہوں ۔ محنتوں میں زیادہ کوڑے کھانے میں حد سے زیادہ ۔ قیدوں میں بیشتر موتوں میں اکثر ۔ میں نے یہودیوں سے پانچ بار ایک کم چالیس کوڑے کھائے ۔ تین بار چھڑیوں سے مار کھائی ۔ ایک دفعہ پتھراؤ کیا گیا ۔ تین مرتبہ جہاز کے ٹوٹ جانے کی بلا میں پڑا ۔ ایک رات دن سمندر میں کاٹا ۔ تین سفروں میں بہت ۔ دریاؤں کے خطروں میں چوروں کے خطرہ میں غیر اقوام والوں سے خطرہ میں شہر کے بیچ خطروں میں بیابان کے بیچ خطروں میں سمندر کے بیچ خطروں میں جھوٹے بھائیوں کے خطروں میں رہا ہوں ۔ محنت اور مشقت میں بار ہا بیداریوں میں بھوک اور پیاس میں فاقوں میں اکثر سردی اور ننگے رہنے کی حالت میں کمی رہا ہوں ۔ ان باہر والی چیزوں کے سوا ساری کلیساؤں کی فکر مجھ کو ہر روز آدباتی ہے ؟

(۱۱) مسیحی مذہب کا ترقی پر ترقی کرتے جانا ۔ باوجود اُس زمانہ کے بادشاہوں اور قوموں کی مخالفت کے ۔ اِس ارادہ سے کہ عیسائی مذہب اور قوم کو صفحہ دنیا سے نیست کر دیں ۔ مگر مسیحی مذہب کا اُس سخت آتشی امتحان ۔ مصائب و قتل کے درمیان قائم رہ کر ترقی کرنا اِس امر کا ثبوت ہے کہ اُس کا بانی زندہ ہے ؟

(۱۲) مسیحی مذہب کا عرصہ ڈیڑھ سو برس کے اندر عنقریب تمام یورپ اور حصہ افریقہ اور ایشیا کے بڑے بڑے ملکوں میں پھیل جانا مسیح کے زندہ ہونیکا ثبوت ہے ۔ مندرجہ ذیل امور پر لحاظ کرنے سے یہہ امر صاف ظاہر ہوتا ہے ۔ (الف) حواریوں اور ابتدائی کلیسیا کو معجزانہ قدرت حاصل تھی ۔ اسی باعث سے یہہ مذہب اِس قدر جلد پھیلتا گیا اور یہہ قدرت معجزانہ اُنکو حاصل نہیں ہو سکتی تھی اگر مسیح اپنے وعدہ کے مطابق زندہ نہ ہوا ہوتا (ب) رسولوں اور دیگر مسیحی واعظوں کو مختلف زبانیں معجزانہ طور پر حاصل ہوئی تھیں ورنہ وہ کم علم ہو کر کیونکر مختلف زبانوں میں منادی کر سکتے تھے ۔ اگر مسیح جی نہیں اُٹھا اور اس کے وعدہ کے موافق اُن پر روح القدس نازل نہیں ہوا تو اُن مختلف زبانوں کے بولنے کی قدرت اُنکو کہاں سے حاصل ہوئی ۔ اور نیز اُنکی منادی اور کلام میں ایسی موثرانہ قدرت کا موجود ہونا جس سے سامعین فوراً قایل ہو کر خداوند مسیح پر ایمان لائے اور اُسکی صلیب اُٹھانے کو طیار ہو جاتے تھے ۔ (ج) اُن کے پاس دنیاوی زر اور مال نہ تھا کہ لوگ مسیحی ہو جاتے ۔ برعکس اِس کے مسیحی قتل کئے جاتے اور ہر طرح ستائے جاتے تھے ۔ بار ہا اُنکا مال و جائداد بھی جبراً ضبط کرے جاتے تھے ۔ پس اگر مسیح جی نہیں اُٹھا تھا اور اُس نے اُنکو اِس عالمگیر خطرہ اور قتل ہونیکی حالت میں اپنی موعود روح سے زور و دلیری و تسلی نہیں دی تو کیونکر وہ اِن اذیتوں اور خطروں کی برداشت کر سکتے تھے اور عین اِن خطروں اور مصیبتوں کے وقت میں ہزاروں اُن کے کلام پر ایمان لا کر مسیحی ہو جاتے تھے ؟

(۱۳) یہودی مورخ یوسیفس کی شہادت اور جب

پلاطوس نے یہودیوں کے بزرگوں کے اغواسے صلیب دینے کا فتویٰ دیا تو وہ جو اُس کے ساتھ ہمیشہ رہا کرتے تھے اور اُسے پیار کرتے تھے اُس کے ساتھ رہنے سے باز نہ رہے کیونکہ تیسرے دن وہ اُن پر زندہ ظاہر ہوا ؛

اعتراض (۱) ممکن ہے کہ شاگرد مسیح کی لاش چرا لے گئے ہوں اور مشہور کر دیا ہو کہ مسیح زندہ ہو گیا۔ جواب۔ اگر شاگرد لاش چرا لے گئے تھے تو برآمد ہو سکتی تھی وہ یہودی جنہوں نے اُس کے مصلوب ہونے کے بعد رومی سپاہیوں کا پہرہ بٹھلایا تھا تاکہ لاش چرائی نہ جاسکے کیا اُس کے چرائے جانے کے بعد اُس لاش کا پتہ لگانیکی کوشش نہ کرتے اور اُن شاگردوں کو جنہوں نے لاش چرائی تھی صفحہ دنیا سے نیست ونابود کرنیکی کوشش نہ کرتے (۲) کل پہرے والوں کا سو جانا بالکل قرینہ قیاس نہیں ہو سکتا۔ جس حال کہ پہرے پر سو جانے کی سزا موت تھی (۳) وہ شاگرد جو اپنے اُستاد کو مصلوب ہونے سے پہلے چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اُنہیں مسیح کی لاش چرانے اور رومی سپاہیوں کے مقابلہ کرنے اور لاش چھین لیجانیکی جرأت و ہمت کیونکر پیدا ہو گئی اور کیوں۔؟ (۴) چاندنی رات تھی اور مسافر اور مسافر کثرت سے اسوقت عید سے واپس جا رہے تھے۔ (۵) پھر فرض کرو کہ مردہ مسیح کو چرا کر لے بھی جاتے تو اُن میں مردہ مسیح کو چرا کر لیجانیں۔ از سرِ نو قوی ایمان۔ مردہ امید کا پھر زندہ ہونا اور زندہ مسیح کی منادی کرنیکی طاقت اور دلیری او جرأت کیونکر آسکتی تھی ؛

(اعتراض ۲) شاگردوں نے مسیح کے جی اٹھنے کی نسبت دھوکہ کھایا ہو۔ جواب (۱) ایک بار نہیں کئی بار اُنہوں نے مسیح کو دیکھا (۲) ایک نے نہیں کئی بار چند شاگردوں نے اور بعض اوقات کل نے اور ایک مرتبہ پانچ سو شاگردوں نے زندہ دیکھا۔ (۳) مختلف مقاموں میں دیکھا مکان کے اندر۔ راہ میں۔ دریا کے کنارے۔ (۴) نہیں دیکھا۔ اُس کے ساتھ کھایا پیا۔ اُسکو ہاتھوں سے چھوا۔ اُس کے زخموں میں انگلیاں ڈالیں۔ (۵) پھر اپنے بہت سے شاگردوں کے روبرو وہ آسمان کو زندہ چلا گیا ؛ راقم جے ایم غلام مسیح بن پادری

مُراسلات

غزل

در تہنیت تولدِ فرزند ارجمند مسٹر گھوس ہیڈ ماسٹر صاحب

۱۔ بہار آئی ہے بن کے رشکِ دلہن
کہ تختے سے لڑکے کی دیکھیں پھبن

۲۔ چمن میں ہے چھم چھم ارم کی ہوا
کہ بکھرے ہے چھن چھن کے مہ کی ضیا

۳۔ بحر کا سماں سحر کا سین ہے
کہ صحرا میں نیچر کی تمکین ہے

۴۔ رخِ گل نے غازہ ملا نور کا
ہے سنبل میں بل کاکل حور کا

۵۔ گل افشاں چمن عنبر افزا شمیم
طرب زا صبا عشرت آرا نسیم

۶۔ گل آرزو میں ہے شادی کی بو
کھلے نافہائے ختن کو بکو

۷۔ ملا ہے یہہ کیا مژدہ جانفزا
نہیں پھول پھولے سماتے ذرا

۸۔ یہہ فرخ سیر گھوس ہیڈ ماسٹر
ہو بختِ سعید و زہے کرّ و فر

۹۔ تولد ہوا اِن کے گھر میں پسر
چلے جس کے جلوے کو شمس و قمر

۱۰۔ خدا عمر دے اور اقبال دے
ترقی اُسے مہر مہ و سال دے

۱۱۔ ہو نامی جہان کے ہر اک کام میں
گرامی ہو آغاز و انجام میں ؛

یکم اپریل سے نیا ٹائم ٹیبل ریلوے جاری ہوگا ؛

غزل

(۱) یہہ مسٹر گھوش کا لڑکا مبارک ہو مبارک ہو
یہہ نورِ چشم کا تارا مبارک ہو مبارک ہو

(۲) یہہ بنکر چاند ظلمت کا ذرا چمکے سعادت پر
یہہ بزمِ عیش کا چرچا مبارک ہو مبارک ہو

(۳) محبوں دوستوں کو اب مبارک ہو سکا آنا ہو
عدو کو داغِ حسرت کا مبارک ہو مبارک ہو

(۴) یہہ عشرت اور یہہ سامان رہے قائم قیامت تک
یہہ محفل اور یہہ جلسہ مبارک ہو مبارک ہو

(۵) رہے نامی بکام خویش اب ہر گھڑی ہر دم
بنے ماں باپ کا پیارا مبارک ہو مبارک ہو

غزل در مذمت شراب

از قاضی خیر اللہ نوشہرہ چھاؤنی

بیٹ عقبائے خیالی کی تو بنجائے شراب
تو نے کیا کیا نہ ستم توڑے غضب ڈھائے شراب

بھٹیاں تو وہ بارود کی مانند اُڑ جائیں
دشت گمنامی میں یارب کہیں کھو جائے شراب

بادشاہت میں خدا کے نہیں گھسنے پاتا
جس سیہ طالع و بدبخت کو لگجائے شراب

اِس کے پینے سے فتور عقل میں آجاتا ہے
وہ گنہگار ہے جو پیوے کہ پلوائے شراب

نہ تو آپ اِس کو پیو اور نہ کسی کو دو اِسے
بلکہ محتاط رہو مَس بھی نہ ہو جائے شراب

خانۂ امن و امان کعبۂ آسائش کو
گلبۂ حزن بنا دیتا ہے سودائے شراب

منہدم خمکدہ کا لطف و محبت کرکے
دربدر خاک بسر پھرتے ہیں شیدائے شراب

ہوئی ورنہ ہوگی کبھی قاضی صاحب
طالبِ زیستِ جاوید کو پروائے شراب

دیگر

زہر ظاہر میں عسل تھا مجھے معلوم نہ تھا
جامِ پیک اجل تھا مجھے معلوم نہ تھا

نام سے پیرِ مغاں کے مجھے اب نفرت ہے
شکلِ انسان میں دجّال تھا مجھے معلوم نہ تھا

صورتِ شیشہ ہے گرہ نارِ فتنہ
عرصہ سے زیرِ بغل تھا مجھے معلوم نہ تھا

تیری اے پیرِ مغاں اب نہ چلیگی پیری
زہر آلودہ طرزِ عمل تھا مجھے معلوم نہ تھا

ارتباطِ مغ و مغبچہ و ساقی ایدل
مورثِ نقص و خلل تھا مجھے معلوم نہ تھا

ننگ و ناموس و خرد و دین و متاعِ زر کا
مے کے پینے میں خلل تھا مجھے معلوم نہ تھا

قاضی میخانہ جسے کہتے ہیں اہلِ عالم
وہ شرارت کا محل تھا مجھے معلوم نہ تھا

غزل

از نتائجِ طبع مسٹر جارج ملٹن تائب لودیانوی

کروں نہ کیونکر میں حمدِ عیسٰی کہ ذکر باری ہزار میں ہے
زبان قاصر اگرچہ تیری ثنائے پروردگار میں ہے

تیری ہی رحمت کی آبیاری سے کشتِ دل ہو رہی ہے تازہ
کہ جیسے موجِ نسیم گلشن سے سبز غنچہ بہار میں ہے

اگرچہ عاصی ہیں ہم سراسر ہے آسرا پر تیرے کرم پر
تو جسکو چاہے اُسی کو بخشے یہ سب تیرے اختیار میں ہے

اُٹھادے رخ سے حجاب اب تو دکھادے صورت مسیحا اپنی
کہ تیری فرقت میں تائب تن میں نہ صبر دل ہے قرار میں ہے

مسیحا اپنے ہی نور سے کر تو روشن اب اُس اندھیری جا کو
کہ سخت تاریکی اور ظلمت ہاں پنہاں میری مزار میں ہے

ڈروں میں روزِ الیم سے کیوں ہوں جبکہ اُمت میں ابنِ حق کی
جو خوف ہوگا تو اسکو ہوگا جو زیدِ عصیاں کی غار میں ہے

کہونگا عیلے سے روزِ محشر میں دست بستہ یوں سر جھکا کر
بچا اور حمت سے اسکو اپنی یہ تائب تیرے شمار میں ہے

غزل

من تصنیف جارج ملٹن تائب - لودیانوی

ہے کشتی میری عمر کی ساحل کے آس پاس
پہنچا ہے قافلہ میرا منزل کے آس پاس

پھرتا ہے یہ تخیل یوں میرے دل کے آس پاس
جیسے ہو شیر گھات میں جنگل کے آس پاس

بیٹھیں گے ہم تو کوئے مسیحا میں دوستو
مجنوں پھرے گو ناقہ و محمل کے آس پاس

روشن جہاں کو تیری تجلی نے کر دیا -
چمکے نہ نور کیوں تیری محفل کے آس پاس

اے دستِ فیضِ عام مسیح مجھ کو تھام تھا
مغروق بحرِ غم میں ہوں ساحل کے آس پاس

پردہ اُٹھادے اب رُخِ روشن سے اے مسیح
بیتاب حسرتیں ہیں میرے دل کے آس پاس

تائب ہیں گر مخالفِ جلتے تو کیا ہوا
کانٹے ہزار ہوتے ہیں ہر گل کے آس پاس

اشتہار

ٹائپ نویسی - اختصار نویسی - بککیپنگ وطریقہ خط وکتابت وغیرہ کرسچن بوائز ہائی سکول لودیانہ کے متعلق ایک شاخ اور کھولی گئی ہے جسمیں مندرجہ بالا مضامین بڑی عمدگی سے سکھلائے جاتے ہیں داخلہ کے لئے انگریزی کی عمدہ لیاقت ضروری ہے۔ مفصل حالات ذیل کے پتہ پر خط روانہ کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں ۔

پرنسپل - سی - بی - ہائی سکول - لودیانہ

رسید زر

پادری جے - بیکر - کادھا	ے۸/
ڈاکٹر ایس - میسی - رنکام	ے۸/
پادری ایچ - ڈی - گوڈیٹ سمتھ	ے۸/
منشی برکت مسیح - گوجرانوالہ	عہ۸/
مسٹر ایس - جے - ایڈوں	ے۸/
مس سارہ وردمن - ایم - ڈی - ڈیرہ ڈون	ے۸/
پادری احمد شاہ - جگراؤں	عہ۸/
ریڈنگ روم - جالندھر شہر	ے۸/
مس ایم - ایل - ہیبرس	عہ۸/
مس ڈی بیلن کورٹ - الہ آباد	عہ۸/
مسٹر بی - متھیاس - ڈیرہ ڈون	ے۸/
مسٹر ارتھر - ایل - گارڈنر - فتح پور	عہ۸/

اشتہار

میں ایک موضع جس کا نام محمد پور ہے واقع تحصیل سرسہ ضلع حصار جس کی کل اراضی تعدادی ۱۶ ہزار بیگہ کی ہے ۔ فروخت کرنا چاہتا ہوں جن صاحبان کو خرید اراضی مذکور کو ہووے وہ مجھ سے بذریعہ خط وکتابت کل حال دریافت کر سکتے ہیں ۔

المشتہر

سیٹھ رام سہائے مل ولد لکھی کیش گینڈی والہ مقام شہر سرسہ بازار چاندنی چوک

زار روس جنرل کوروپاٹکن کی مدد کے لئے فوجوں پر فوجیں روانہ کئے جاتا ہے کہتے ہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ میں سات لاکھ فوج میدان جنگ کے جنرل مذکور کے ماتحت ہوگی ۔

صاف ہوتے اور بہرے سنتے اور مردے جی اُٹھتے ہیں اور غریبوں کو انجیل سنائی جاتی ہے اور مبارک وہ ہے جو میرے سبب ٹھوکر نہ کھاوے"۔ اور یوحنا کی ۳ فصل ایک اور دو آیت میں لکھا ہے کہ "فریسیوں میں ایک شخص نیقودیمس نام یہودیوں کا ایک سردار تھا اُس نے رات کو یسوع پاس آ کے کہا کہ ربی ہم جانتے ہیں کہ تو خدا کیطرف سے استاد ہو کے آیا کیونکہ کوئی شخص یہہ معجزے جو تو دکھاتا ہے جب تک کہ خدا اُس کے ساتھ نہ ہو نہیں دکھا سکتا اور خود یسوع نے یوحنا کی ۵ فصل ۳۶ آیت میں کہا کہ یہہ کام جو میں کرتا ہوں میرے لئے گواہی دیتے ہیں کہ باپ نے مجھے بھیجا ہے"۔ لیکن اِن سب فضائل کے ہوتے یسوع مسیح پھر بھی ایک غریب فقیر کی مانند دنیا میں تھا جیسا کہ خود اُس نے متی ۸ فصل ۲۰ آیت میں کہا ہے کہ "لومڑیوں کے لئے ماندیں اور پرندوں کے واسطے بسیرے ہیں پر ابن آدم کے لئے جگہہ نہیں جہاں اپنا سر دھرے۔ اور یوں اِس دنیا کی عزت و حرمت و بزرگی کی بھی کچھ خواہش نہ کی چنانچہ یوحنا کی ۶ فصل ۱۵ آیت میں لکھا ہے کہ "یسوع معلوم کر کے کہ وے چاہتے ہیں کہ آویں اور اُسے زبردستی پکڑ کر بادشاہ کریں آپ اکیلا پہاڑ کو پھر گیا"۔ اور یوحنا کی ۴ فصل ۳۴ آیت میں لکھا ہے کہ "یسوع نے کہا کہ میرا کھانا یہہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی پر چلوں اور اُس کے کام پورے کروں"۔ اور پھر یہہ یسوع ایسی پاکیزگی کے ساتھ چلتا تھا کہ اپنے دشمنوں کے سامنے کہہ سکتا تھا بلکہ کہا کرتا تھا کہ تم میں سے کون مجھے گناہ کا الزام دے سکتا ہے چنانچہ یہہ بات یوحنا کی ۸ فصل ۴۶ آیت میں لکھی ہے غرض کہ جو کچھ مسیح کے ظاہر ہونے کے ایام اور اُس کے پیدا ہونے کے مکان اور تعلیم کی بابت پیغمبروں کی معرفت آگے کہا گیا تھا اُسکا سب پورا اور کامل ہوا اور اُس زمانہ کے آخر وقت کہ مسیح جسم کی رو سے دنیا میں تھا اپنے اُن رنجوں کی بابت جو عنقریب اُسے پہنچنے کو تھے اپنے شاگردوں کو خبر دی جیسا کہ لوقا کی ۱۸ فصل ۳۱ سے ۳۳ تک لکھا ہے کہ "دیکھو ہم یروشلم کو جاتے ہیں اور سب جو نبیوں کی معرفت آدمی کے بیٹے کے حق میں لکھا ہے پورا ہوگا کیونکہ وہ قوموں کے حوالے کیا جاویگا وہ اُس کو ٹھٹھے میں اُڑادینگے اور بے عزتی کرینگے اور اُس کے منہ پر تھوکینگے اور اُسکو کوڑے مار کے قتل کرینگے

اور وہ تیسرے دن جی اُٹھیگا"۔ اور اُن سب رنجوں کو یسوع مسیح نے اپنی بے نہایت محبت و رحمت سے ہمکو بچانے کو اوپر آپ سے آپ قبول کیا چنانچہ یوحنا کی ۱۰ فصل ۱۴ و ۱۵ و ۱۸ آیتوں میں لکھا ہے کہ "یسوع مسیح نے فرمایا کہ اچھا گڈریا میں ہوں اور بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں کوئی شخص اُسے مجھ سے نہیں لے سکتا پر میں اُسے آپ سے دیتا ہوں مجھ میں قدرت ہے کہ اُسے دوں اور مجھ میں قدرت ہے کہ اُسے پھیر لوں یہہ حکم میں نے اپنے باپ سے پایا"۔ اور جب پطرس نے مسیح کے پکڑنے والوں پر شمشیر چلانی چاہی مسیح نے اُسے فرمایا اپنی تلوار میان میں کر کیا تو نہیں جانتا کہ میں ابھی اپنے باپ سے مانگ سکتا ہوں وہ فرشتوں کی بارہ فوج سے زیادہ میرے لئے موجود کر دیگا پھر کتابوں کا لکھا کہ یوں ہی ہونا ضرور ہے تب کیونکر پورا ہوگا چنانچہ یہہ بات متی کے ۲۶ باب ۵۲ سے ۵۴ تک موجود ہے پس یسوع نے اپنی کمال محبت کی نسبت جو گنہگاروں کے حق میں رکھتا تھا اور ہمکو گناہ و جہنم سے بچانے کیلئے منع نہ کیا بلکہ اپنے تئیں چھوڑ دیا کہ یہودی اُسے پکڑ کر بت پرستوں کے حاکم پیلاطوس پاس لیجاویں اور اُنھوں نے اُس پر جھوٹھ موٹھ کی تہمت لگا کر اُس سے ہنسی ٹھٹھا کیا اور اُس کے منہہ پر طمانچہ مار کے اور بت پرست حاکم کے اشارہ سے اُسکو کوڑے مار کے صلیب دی اور اسی طرح جو جو کچھ اگلے پیغمبروں نے یسوع مسیح کے انواع و اقسام کے رنج و اذیت کی بابت لکھا تھا پورا ہوا چنانچہ متی کی ۲۷ فصل ۱۲ سے ۱۴ تک لکھا ہے کہ "جس وقت سردار کاہن اور بزرگ اُس پر فریاد کر رہے تھے وہ کچھ جواب نہ دیتا تھا تب پیلاطوس نے اُسے کہا تو نہیں سنتا کہ یہہ تجھ پر کیسی گواہی دیتے ہیں پر اُس نے اُسکی ایک بات کا بھی جواب نہ دیا چنانچہ حاکم نے بہت تعجب کیا"۔ پس اِس صورت میں یسعیاہ کا وہ کلام جو پہلے مذکور ہو چکا تھا پورا ہوا کیونکہ کہا ہے کہ مسیح کو برے کی مانند ذبح کے مکان میں لائے لیکن اُس نے اپنا منہہ نہ کھولا اور جس وقت کہ یسوع کو صلیب دیتے تھے اُسکے ہاتھ پاؤں چھیدے اور اُسکی پوشاک بانٹ لی اور اُس کے کپڑوں پر چٹھی ڈالی چنانچہ یہی مطلب متی کی ۲۷ فصل ۳۵ آیت میں لکھا ہے اور پھر ۲۷ فصل ۳۹ و ۴۲ و ۴۳ آیتوں میں ذکر ہوا ہے کہ "وے جو اِدھر اُدھر سے جاتے سر ہلا کے اُسپر



واقعات و عجائب

جرمنی کے دو ڈاکٹروں نے غدودوں کی آماس کا ایک نہایت سہل اور سریع التاثیر علاج جس سے مریض کو تکلیف نہیں ہوتی ایجاد کیا ہے۔ ایوسن جو ایک قسم کا رنگ ہے اُسے آماس کی جگہ پر لگا کر مریض کو دھوپ میں بٹھایا جاتا ہے۔ اِس سے مریض کو صحت ہو جاتی ہے۔ بہت سے مریضوں پر اِس کا تجربہ کرنے میں پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اور داد تو اِس علاج سے یونہی جاتا رہتا ہے۔

فرانس کے ایک سائینس داں نے جسم انسانی کی بابت بہت سی مفید اور عجیب و غریب باتیں تجربہ سے لکھی ہیں وہ کہتا ہے کہ انسان کا جسم نہ صرف ایک متحرک کیمیاوی لیبوریٹری (وہ کارخانہ جس میں کیمیاوی باتوں کا تجربہ کیا جاتا ہے) ہے بلکہ وہ ایک چھوٹے سے معمولی کارخانہ کے مصالح اور لوازمہ بھی مہیا کر سکتا ہے۔ جب وہ باقاعدہ حالت میں ہوتا ہے تو مندرجہ ذیل اشیا بہم پہنچا سکتا ہے۔ لوہا جو سات دس دس مینی وزن کی کیلوں کے بنانے کے لئے کافی ہو چربی جس سے ۱۳ پونڈ وزنی بتیاں بن جائیں۔ کوئلہ جس سے ۶۵ گرس (ایک گرس برابر ہے ۱۲ درجن کے) پنسلیں بن جائیں۔ اور فاسفورس جو ۸۲۰۰ دیا سلائیوں کے سروں پر لگایا جا سکے۔

ترقی

انسان کے گزشتہ۔ موجودہ اور آئیندہ واقعات اور تعدیر کا ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخنوں کے ذریعہ بتا دینا بھی ایک علم ہے۔ اور علم سامدرک وغیرہ کی مانند ہے۔ اِس علم کو یورپ میں اونیکو منیسی کہتے ہیں۔ یہہ علم کوئی نیا علم نہیں ہے۔ بلکہ قدیم زمانہ سے چلا آتا ہے۔ البتہ اب پھر گمنامی سے باہر نکلا ہے۔ اِس علم کے ماہر اُن چھوٹے چھوٹے سفید داغوں کے ذریعے جو ناخنوں پر پڑ جاتے اور تھوڑے عرصے کے بعد غائب ہو جاتے ہیں پیشین گوئی کرتے ہیں۔ جو داغ پوروں کے نزدیک ہوتے ہیں وہ گزشتہ واقعات کی علامات ہیں جو بیچ میں ہوتے ہیں وہ موجودہ واقعات کی۔ اور جو ناخون کی جڑ میں ہوتے وہ آئیندہ واقعات کی جس طرح دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی کی لکیروں اور خطوں کے ذریعے انسان کی تقدیر کا حال بتایا جاتا ہے اُسی طرح ناخنوں کے اِن داغوں کے ذریعے بھی۔

ترقی

ماہرین علم نباتات نے تحقیقات و تجربوں کے ذریعے معلوم کر لیا ہے کہ جس طرح انسان کے اعصاب و عضلات اور رگوں میں سے این۔ ریز (ایک قسم کی شعاعیں) خارج ہوتی ہیں اُسی طرح پودوں میں سے بھی۔ اور اگر کوئی ایسا پردہ جو روشن ہو جانے والی خاصیت رکھتا ہو پودوں کی جڑوں یا پتوں کے نزدیک لایا جاوے تو جھٹ سے روشن ہو جائے گا۔ ایسے پودوں میں سے پیاز اور گلِ مُتابی بھی ہے۔

مکھیوں کے ڈنک میں وہ خاصیت اور تاثیر ہے جس سے وجع مفاصل کا مرض دور ہو جاتا ہے۔ لیکن مکھیوں سے مریض کے ڈنک لگوانا خطرے سے خالی نہیں ہے۔ اِس لئے جو شخص اِس طریقہ سے فائدہ اُٹھانا چاہے وہ مندرجہ ذیل ترکیب سے کام لے۔ شہد کی مکھیوں کو رڑکی بدبو سے قدرتی اور طبعی طور پر نفرت ہے اِس لئے اُن کے چھتے کے پاس رڑ کا بنا ہوا ایک کمل ٹانگ دیا جاوے۔ مکھیاں اُس میں ڈنک ماریںگی۔ جس سے اُن کے ڈنک اُسی میں رہ جائینگے۔ اِن ڈنکوں کو نکال کر ایک سو ڈنکوں کو دو اونس الکحال میں ملا کر تین چار دن تک کسی ظرف میں رکھدیا جائے۔ اِس کے بعد الکحال کو نتھار لیا جائے اور ہر روز دن میں تین بار دس دس قطرے استعمال کئے جائیں۔ اِس سے مریض کو فائدہ ہوگا۔

اطلاع عام

میرے عزیز۔ دوست و احباب مجھے میرے مسیحی نام تھیافل بیلی سے یاد فرمایا کریں۔ یعنی بجائے بیلی پرشاد کے اب سے مجھے تھیافل بیلی لکھا کریں فقط۔ راقم تھیافل بیلی انسپکٹر جنرل آفس ایس اینڈ کی کور راولپنڈی ۔

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور

روختہ الکبری کی اِنشزگی۔ قیصر نیرو کے زمانہ کا ایک تاریخی ناول ۲ر

ورجل کی نظم اینیڈ کا قصہ جنگ ٹرائے۔ اُسکی بربادی اور اینیڈ کے سفر و مصائب کے حالات معہ سوانح عمری ورجل ۸ر

الیڈ اور اوڈسے کا قصہ جنگ ٹرائے اور یولیس کے سفر و مصائب کے حالات معہ سوانح عمری ہومر اور یونانیوں کا علم الاصنام ۱۲ر

یروشلم کے آخری ایام بیت المقدس کی بربادی اور قوم یہود کی تباہی کا دردناک حال ۳ر

الفریڈ اعظم کی سوانح عمری ۱ر

سکندر اعظم کی سوانح عمری ۱ر

میرے رہنے کا گھر جسم انسانی کا دلچسپ حال باتصویر ۱ر

سورج چاند ستارے۔ علم ہیت کا ایک مبسوط باتصویر رسالہ جسمیں اُس وقت تک کی دریافتوں کا ذکر ہے۔ ۸ر

مرقع روس۔ روس کے دلچسپ و مفید حالات ناول کے پیرایہ میں باتصویر ۸ر

مرقع جاپان۔ جاپان کے دلچسپ و مفید حالات ناول کے پیرایہ میں باتصویر ۸ر

ننھے ننھے لوگ۔ کیڑے مکوڑوں کا دلچسپ حال باتصویر ۱ر

ہند کی کایا پلٹ۔ کلائو کے زمانہ کا دلچسپ تاریخی ناول جسمیں ہند میں انگریزوں کی حکومت قائم ہونے کے اسباب درج ہیں ۸ر

گورنمنٹ انگریزی کے اصول و طریق حکومت انگلستان کے طرز حکومت کے مفصل حالات جنکا جاننا اہل ہند کیلئے ضروری ہے ۸ر

مارکوپولو کا سفرنامہ۔ جسمیں شام فارس آرمینیہ بلخ بدخشان چین جاپان۔ ہند۔ حبش۔ زنگبار۔ ٹرکی وغیرہ کے دلچسپ حالات درج ہیں ۸ر

ڈاکٹر جے کشن اور میاں حمید (یعنی دو جنموں والا آدمی) ایک ریاکار کی زندگی کا مرقع اور سبق آموز قصہ ہے ۸ر

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

ضرورت

ڈینگو ورنیکلر مڈل مشن سکول دھاری وال ضلع گورداسپور کے لئے ایک اُستاد کی ضرورت ہے جو انگریزی و حساب دان اچھا ہو۔ تنخواہ ماہوار ۱۵ سے بیس ۲۰ روپیہ تک ہوگی مسیحی کو ترجیح دیجاویگی۔ تمام درخواستیں معہ نقول اسناد پادری ڈبلیو۔ آر۔ گارڈن صاحب بہادر گورداسپور کے پاس آنی چاہئیں۔

ضرورت

مشن دفتر کے کام کے لئے ایک مسیحی منشی کی ضرورت ہے جو انگریزی خوان اور انگریزی و اردو میں خوش نویس ہو ۲۰ سے ۲۵ روپیہ تک ماہوار تنخواہ دیجاویگی معہ نقول اسنادات تعلیم و ملازمت پادری ڈبلیو ڈ۔ آر۔ گارڈن صاحب گورداسپور کی خدمت میں درخواست کرنی چاہئے۔

ضرورت

ایک مسیحی کمپونڈر کی بلکلنت ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی۔ درخواستیں سپرنٹنڈنٹ صاحب جذام خانہ سباتھو کی خدمت میں آنی چاہئے۔

ضرورت

لکھنؤ کے سی۔ ایم۔ ایس مشن کے علاقہ میں ایک ایسے مددگار کی ضرورت ہے جو خاص تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کے بیچ میں انجیل کی بشارت دے۔ چاہئے کہ وہ شخص انگریزی دان ہو یا ایف۔ اے۔ پاس یا ایف۔ اے تک تعلیم یافتہ ہو اور کام میں تجربہ کار ہو۔ درخواستیں معہ سندات پادری۔ سی جی۔ مرے Murray صاحب۔ سی۔ ایم۔ ایس لکھنؤ کے پاس آنی چاہئیں

ضرورت

سالانہ میلہ منڈی اسپان اور مویشی جلال آباد ضلع فیروزپور کا ۲۲ فروری ۱۹۰۵ء تک ہوگا۔ سرکاری انعام اسپان کو بموجب منظوری گورنمنٹ للعہ روپیہ ملے گا۔ اور اسی طرح مال مویشی کو انعام ۵۰۰ (للعہ سرکار سے اور ۱۰۰ ڈسٹرکٹ فنڈ سے) ملیگا علاوہ اِس کے شتران اور بھینس اور دیگر مویشی کہ جن کے لئے سرکاری انعام مقرر نہیں ہوا۔ اُن کو کورٹ آف وارڈس ریاست ممدوٹ سے انعام ملے گا۔ اِس میلہ میں خرید و فروخت ہر قسم کے جانوروں کی بکثرت ہوتی ہے۔ المرقوم ۲۶ جنوری ۱۹۰۵ء

المشتہر

مینیجر ریاست ممدوٹ زیر کورٹ آف وارڈس ضلع فیروزپور

پریسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اِطلاع دیجاتی ہے

کہ پریسبیٹرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اِس بات پر حکمتانہ شہادت ہے۔ ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کرکے پنشن دے دیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر نہیں ملتا اسمیں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کیلئے پنشن کی تجویز کرسکتا ہے جس کسی کو چاہئے مینیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری پوری خبر دینگے۔

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں۔

المشتہر

پادری والٹر جے۔ کلارک مینجنگ ڈائرکٹر
نولکھا لاہور

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اول سے اخبار بغیر ضمیمہ ۱؎ معہ ضمیمہ ۲؎
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ۲؎ ۲؎
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	گا	ہے	ے
چوتھائی کالم	ہے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	سے عہ
پورا کالم	عہ	سے عہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر فی کالم ۲؍ بعد کے لئے ۱؍ فی سطر۔ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ بچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ
" " " معہ محصول عہ
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی اڈیٹر و مینجر نور افشاں کے واسطے مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ والٹی کے اہتمام سے چھپا